

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے مشہور اسماء گرامی اور وجہ تسمیہ

<?xml encoding="UTF-8">

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمہید

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲) إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (۳)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا لہذا آپ اپنے رب کیلئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں۔ یقیناً آپ کا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔

رسول اللہ کے فرزند یکے بعد دیگرے جب انتقال کر گئے تو مکہ کے بڑے بڑے رئیس جیسے ابوجہل، عاص بن وائل، ابو لہب، عتبہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتر (لا ولد) ہیں۔ جب وہ دنیا سے چلے جائیں گے تو ان کا نام مٹ جائے گا۔ جس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہو ا۔ جس میں یہ نوید سنائی ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے، آپ ابتر نہیں بلکہ آپ کا دشمن ہی ابتر ہیں۔

(قرآن مجید پارہ عم ترجمہ وحاشیہ شیخ محسن علی نجفی)

"کوثر" فوعل کے وزن پر ہے یہ کثرت بیان کرنے کیلئے آتا ہے اور روایات میں کوثر کی تشریح خیر کثیر سے کی گئی ہے اس میں خیر کثیر کے مصداق کا تعین اگلی آیت "إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ" سے ہوتا ہے۔ آپ کو کوثر عنایت ہوا چنانچہ آپ ابتر نہیں ہے بلکہ آپ کا دشمن ابتر ہے۔ یعنی کوثر سے مراد حضور اکرم، سرور دو عالم کیلئے اولاد کثیر ہے جو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے پھیلی ہے۔

جناب حضرت زہرا (س) کی عظیم شخصیت کے متعلق ہماری معلومات کا دائرہ محض ان چند اطلاعات تک محدود ہے جو ہم دل و جان سے ان کی عظمت اور جلالت کے معترف ہیں اور ہم جو اپنے روح اور ایمان کی تمام گہرائیوں اور توانائیوں کے ساتھ ان سے عقیدت رکھتے ہیں ایسی لازوال عقیدت جس سے زیادہ عقیدت رکھنا کسی انسانی گروہ کیلئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن اس ہستی کے بارے میں جو ہماری عقیدتوں کا مرکز ہے ہماری معلومات افسوسناک حد تک محدود ہے۔ لہذا ہم محبان زہرا (س) و آل زہرا میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ ان کی عظمت و عصمت اور زندگی کے تمام تر پہلوں پر روشنی ڈالنے اور دنیا کے تمام کونوں میں حیات جناب زہرا (س) کے ایک ایک نکتے کو اور ان کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جناب زہرا (س) کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوں پر دنیا میں مختلف زبانوں میں کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں، تاہم بندہ حقیر پر تقصیر اس مختصر مقالے میں جناب حضرت فاطمہ زہرا (س) کی تاریخ عالم میں مشہور اسمائے گرامی اور ان کی وجہ تسمیہ جو احادیث و روایات میں نقل ہوئی ہیں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر لکھنے کیلئے علم و عمل کا بحر پیکراں کی ضرورت ہے۔ کہاں بندہ گنہگار، کہاں جناب سیدہ (س) کی اسماء گرامی کے بارے میں تحقیق۔ لیکن اس عظیم ہستی کے بارے میں چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ کا سہارا لیکر بروز قیامت غلامان زہرا (س) کی زمرے میں اپنا نام اندراج کرنے کی کوشش کی ہے۔ لہذا اس

موضوع پر گفتگو سے قبل موضوع کی اہمیت کے بارے میں چند جملے صفحہ قرطاس پر رقم کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ موضوع کی اہمیت اور افادیت زیادہ سے زیادہ عیاں ہو جائے ۔

اہمیت موضوع

کسی بھی شخصیت کے بارے میں جاننے کیلئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی نام اور حسب و نسب معلوم کریں کہ وہ انسان کیسا ہے بالفاظ دیگر نام ہی وہ چیز ہے جس کی بنا پر شخص اور شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ لہذا جناب سیدہ (س) کی حیات طیبہ کا ہر گوشہ آپکی شخصیت اور عظمت کی گواہی دیتا ہے لیکن آپ کی مشہور و معروف اسمائے گرامی بھی اس بات کی شاہد ہے کہ وہ ایک نامور بلکہ نسان عالم میں سے ایک یکتا خاتون تھی۔

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی مشہور اسماء گرامی

خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا (س) کی اسمائے گرامی تاریخ کے کتابوں میں مختلف انداز میں درج ہیں اور مورخین نے ان اسماء کی سند کیلئے احادیث مبارکہ کا بھی سہارا لیا ہے ۔ ہم یہاں پر ان مشہور اسماء کا ذکر کریں گے جن پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے ۔ جب ان مختلف طریقوں سے نقل شدہ اسماء کو جمع کیا جائے تو آپ کی مشہور و معروف اسمائے گرامی درج ذیل بنتے ہیں ۔

۱۔ فاطمہ ۲۔ زہرا ۳۔ بتول ۴۔ سیدہ ۵۔ طاہرہ ۶۔ مبارکہ ۷۔ صدیقہ ۸۔ زاکیہ ۹۔ راضیہ ۱۰۔ مرضیہ ۱۱۔ محدثہ

ان اسماء مبارکہ کی تفصیل اور وجہ تسمیہ بیان کرنے سے پہلے حضرت امام جعفر صادق بحق ناطق کا وہ مشہور حدیث مبارکہ جسے اکثر مورخین نے اپنے کتابوں میں درج کیا ہے نقل کروں گا ۔ جس میں امام نے جناب سیدہ (س) کی مشہور نو (۹) نام ارشاد فرمایا ہے ۔

عن الامام الصادق عليه السلام قال : لفاطمة تعسة اسماء عند الله ، فاطمة والصديقة والمباركة والطاهرة والزكية والراضية والمرضية والمحدثه والزهره۔ ۱: سلوفاطمہ عن مصائبها ص 291۲: الدمعة الساكبه ص 241۳: نخبة البيان ص 79

ترجمہ : امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نزدیک جناب فاطمہ (س) کی نو نام ہیں ۔ فاطمہ ، صدیقہ ، مبارکہ ، طاہرہ ، زاکیہ ، راضیہ ، مرضیہ ، محدثہ اور زہرا ۔

۱۔: فاطمہ

فاطمہ "فطم" سے ہے جس کی معنی چھڑانا ہے ۔ یا "چھڑا دینے والی" کی ہے ۔

فرہنگ عامرہ ص 347

فاطمہ کس چیز سے علیحدہ اور جدا ہے ۔ اس کے بارے میں فریقین کی کتب میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل ہوئی ہے اور یہ حدیث مختلف طرق سے الفاظ کی ردو

بدل کے ساتھ مروی ہے -

پہلاجو حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ مروی ہے وہ یوں ہے۔

عن جابر قال قال رسول الله: انما سميت فاطمه لان الله فطمها ومحبيها عن النار ۱: موسوعة الكبرى ج 18 ص 372: كنز العمال ج 12 ص 1093: شرح فقه اكبر ص 133

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک (جناب سیدہ (س) کو) فاطمہ نام رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ جناب سیدہ (س) اور ان کی چاہنے والوں کو جہنم کی آگ سے چھٹکارا عطا فرمائے گا۔

جب کہ دوسرے بعض کتب میں "ولدھا" یا "ذریثھا" کا لفظ اضافہ ہے جیسا کہ کچھ کتب میں مولا علی علیہ السلام سے یہی حدیث یوں مروی ہے -

عن علی قال قال رسول الله: ا تدرين لم سميت فاطمه ،قلت :يا رسول الله لم سميت فاطمة ،قال :ان الله عزوجل قد فطمها وذريتها عن النار يوم القيامة - ۱: سلو فاطمه عن مصائبها ص 392: موسوعة سيرت اهل البيت ج 9 ص 463: فضائل خمسہ من الصالح الستہ ص 1554: ينابيع المودة ج 2 ص 1250: فاطمه من المهد الى الحد ص 50

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بیان کروں کہ فاطمہ نام کیوں رکھا گیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کیوں رکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اولاد کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچا کے رکھے گا۔

ان روایات کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جناب سیدہ (س) خود اور اپنے چاہنے والے اور اپنے اولاد کو جہنم کی آگ سے قیامت کے روز محفوظ رکھے گی۔

اس کے علاوہ جناب سیدہ (س) کیلئے فاطمہ نام رکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے یزید ابن مالک نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث نقل کیا ہے جو کہ بعض سیرت نگاروں نے اپنے کتابوں میں درج کیا ہے -

عن یزید ابن مالک عن ابی جعفر قال :لما ولدت فاطمه اوحى الله عزوجل فانطلق به لسان محمد فسمها فاطمة ثم قال انی فطمتک بالعلم وفطمتک عن الطمث ثم قال ابو جعفر واللہ فطمها اللہ تبارک وتعالی بالعلم وعن الطمث بالمیثاق ۱: الدمعة الساکبة فی احوال النبی والعترة الطاہره ص 242: سلو فاطمه عن مصائبها ص 291

ترجمہ: یزید ابن مالک سے روایت ہے کہ ابو جعفر (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمایا: جب جناب فاطمہ (س) کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل کیا کہ ان کا نام فاطمہ رکھا جائے اور فرمایا: بے شک میں نے ان کو جہالت سے دور رکھا ہے اور خواتین میں پائی جانیوالی عیوب سے پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے۔ پھر امام نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کی مطابق ان سے جہالت اور دیگر عیوب سے پاک کیا ہے -

۲:- زہرا

زہرا کی لغوی معنی پھول کی کلی، گل ناشگفتہ کے ہیں - فرہنگ جدید ص 225

چونکہ جناب سیدہ (س) عزت و جمال و کمال سے موصوف تھیں ظاہر و باطنی نور کی مالکہ تھیں اس لئے زہرا لقب

ہوا۔ چنانچے اس سلسلے میں بھی احادیث مبارکہ کی کافی تعداد آج بھی سیرت وتاریخ اور کتب احادیث میں موجود ہیں جس میں آپ کی نام "زہرا" ہونے کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔ جیسا کہ بعض مورخین نے حضرت امام جعفر صادق بحق ناطق سے یہ حدیث اسی ضمن میں نقل کیا ہے۔

عن الصادق قال: سمیت الزہرا لانہا کانت اذا قامت فی محرابہا زہرنورہا لاهل السماء کما یزہر نور الکواکب

لاهل الارض۔ ۱: موسوعة سیرت اهل البيت ج 9 ص 49۲: الدمعة الساکبہ ص 243

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب جناب سیدہ (س) محراب عبادت میں کھڑی ہو تیں تو آپ (س) کا نور آسمان والوں کو ایسے درخشاں کرتا جیسے ستاروں کی ضیا زمین والوں کو روشن کرتا ہے۔ تاہم بعض سیرت نگاروں نے اس روایت کو ان الفاظ میں بھی نقل کئے ہیں۔

عن الحسن بن یزید قال: قلت لابی عبد اللہ لم سمیت فاطمة الزہرا قال: لان لها فی الجنة قبة من یاقوتہ حمراء ارتفاعہا فی الهواء مسیرة معلقة بقدرة الجبار لا علاقة لها من فوقہا فتمسکها ولا دعامة لها من تحتہا فتلمزمہا لها مائة الف باب علی کل باب الف من الملائكة یراہا اهل الجنة کما یری احدکم الکواکب الدرۃ الزہرا فی افق السماء فیقولون هذا فاطمة علیہا السلام۔

الدمعة الساکبہ ص 244

ترجمہ: حسن بن یزید روایت کرتا ہے کہ میں نے ابا عبد اللہ (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے پوچھا فاطمہ زہرا کیوں نام رکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: کیوں کہ جنت میں ان کیلئے یاقوت کا ایک قبہ ہے جو لال اور ہوا میں اونچا اور معلق ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ صاحب قدرت و جبار کی حکم سے ہے اس کیلئے کوئی ستون اور علاقہ (معلق رکھنے کی چیز) نہیں ہے۔ اس کے ایک ہزار دروازے ہیں ہر دروازے کے پاس ایک ہزار فرشتے موجود ہو نگے۔ آسمان والے اس کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح ہم زمین والے آسمان پر کوکب دری کو دیکھتے ہیں اور کہیں گے کہ یہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ذات مقدسہ ہیں۔ لہذا ان احادیث کے بعد ہم معروف سیرت نگار سید جعفر شہیدی کے اس رائے پر اکتفا کرتے ہیں جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ

"فاطمہ زہرا۔ عرف عام میں بیشتر زہرا استعمال ہو تا ہے۔ لغت کے اعتبار سے زہرا کا لفظ درخشندہ، روشن اور اس کے مترادف معنوں کا حامل ہے۔ یہ لقب ہر لحاظ سے اس بانو کیلئے شایان شان ہے وہ مسلمان خاتون کا درخشندہ چہرہ، معرفت کی تابندہ روشنی، پرہیز گاری اور خدا پرستی کا روشن نمونہ ہیں۔ یہ درخشندگی کسی خاص لمحے یا معین دن کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ جس دن انہوں نے اپنا فرض نبھایا اس دن سے لیکر آج تک وہ اسلامی تربیت کی پیشانی پر گوہر کی مانند درخشندہ ہیں۔"

حیات فاطمہ (س) ص 39

لفظ "فاطمہ زہرا" کے انہی الفاظ ومطالب کو شاعر آل محمد شہید محسن نقوی نے منظوم انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

یہ "ف" سے فہم بشر کا حامل "الف" سے الحمد کی کرن ہے

یہ "ط" سے طہ کی گھر کی رونق یہ "م" سے منزل محن ہے

یہ "ہ" سے ہر دوسرا کی سلطان کے دین کی پر نور انجمن ہے

یہ "ز" سے زینت زمین کی "ہ" سے ہدایتوں کا چمن ہے

یہ "ر" سے رہبر رہ وفا کی "الف" سے اوّل نسب ہے اس کا

اسی لئے نام "فاطمہ" ہے جناب "زہرا" لقب ہے اس کا
موج ادراک ص 93

۳:- بتول

جناب سیدہ (س) کی بلند پا صفات اور پسندیدہ اطوار کی بنا پر آپ کی متعدد القابات میں سے ایک اہم لقب بتول ہے۔ بتول لفظ "بتل" سے ہے جس کی لغوی معنی "علائق ترک کرنے والی" کے ہیں۔
فرہنگ عامرہ ص 85

دوسری القابات کی طرح بتول نام ہو نے کے حوالے سے بھی متعدد احادیث مبارکہ کتالوں میں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر ہم یہاں کریں گے۔ جیسا کہ بعض روایات میں بتول کی وجہ تسمیہ یوں بیان ہوا ہے۔
عن علی ان النبی سئل مالبتول فانا سمعناک یا رسول اللہ یقول ان مریم بتول وفاطمة بتول "البتول التی لم ترحمة قط ای لم یحض، فان الحیض مکروه فی بنات الانبیاء"۔ ۱: الدمعة الساکبه ص 243۲: نخبة البیان ص 80۳: سلو فاطمه عن مصائبها ص 293

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ نے بتول نام کیوں رکھا، تو آپ نے فرمایا، ایک حضرت مریم (مادر عیسیٰ) بتول تھیں اور دوسرا فاطمہ بتول ہیں۔ بتول وہ ہے جس نے سرخی نہ دیکھی ہو یعنی حیض سے پاک ہو۔ بے شک حیض انبیاء کے صاحبزادیوں کیلئے نا پسندیدہ ہیں۔

اور اسی حدیث کو حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں نقل کیا ہے۔
عن رسول اللہ انما سمیت فاطمة بالبتول لانها تبتلت من الحیض والنفاس لان ذالک عیب فی بنات الانبیاء اوقال نقصان مودة القربی مودة نمبر 11 حدیث نمبر 9 ص 122

ترجمہ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ (س) کا نام بتول اس سبب ہوا ہے کہ وہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے کیونکہ یہ (حیض و نفاس) پیغمبروں کی بیٹیوں میں عیب ہے اور براہیے نقصان یعنی نقص ہے۔

جب کہ بعض روایات میں بتول کی وجہ تسمیہ یوں بیان ہوا ہے جیسا کہ یہ روایت کئی سیرت نگاروں نے نقل کئیے ہیں۔

عن ابی ہریرہ عن النبی سمیت فاطمة البتول لانقطاعها عن نساء زمانها فضلاً وديناً وحسباً۔ ۱: شرح فقہ اکبر ص 133۲: لسان العرب ج 1 ص 312۳: فضائل خمسہ من الصاح الستہ ص 156

ترجمہ: ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جناب فاطمہ (س) کو بتول اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے دین و شرف کی وجہ سے تمام عورتوں سے منفرد و یگانہ تھیں۔ جب کہ علامہ ابن منظور نے اس جملے کا بھی اضافہ کیا ہے۔

وقيل لانقطاعها عن الدنيا الى الله عزوجل لسان العرب ج 1 ص 312

تارک دنیا اور ہر وقت یاد الہی میں مصروف رہتی تھیں اس لئے جناب سیدہ (س) کو بتول کہلائی۔

ع:- سیدہ

لفظ "سید" ساد یسود اور سیادة سے مشق ہے۔ بمعنی شریف، کریم، حلیم، رئیس ومطاع اور سردار ہے۔
فرہنگ جدید ص 262

مثلاً سید القوم، سید المرسلین، سید السادات۔ چونکہ جناب سیدہ فاطمہ زہرا (س) اوصاف حمیدہ اور نفسانی کمالات کے لحاظ سے تمام خواتین میں اشرف وافضل تھیں اس لئے "سیدہ" یا "سیدۃ النساء العالمین" کہا گیا ہے۔

جیسا کہ مودۃ القربیٰ میں خود جناب سیدہ (س) سے مروی رسالتماہ کا حدیث موجود ہے۔

عن فاطمة قالت قال رسول الله: اما ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين اونسائي امتي۔ مودۃ القربیٰ مودۃ

11 حدیث 7

ترجمہ: جناب فاطمہ (س) سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا: اے فاطمہ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تمام عالم کی عورتوں کی یا براویتے میری امت کی عورتوں کے سردار ہو۔

جب کہ سیدہ نساء اہل الجنت ہو نے کے بارے میں یہ حدیث مبارکہ مشہور ہے۔

عن ابی ہریرہ قال قال رسول الله: ان ملكاً من السماء لم يذرنی فاستاذن الله فی زیارة فبشرنی الی یوم القيامة

واخبرنی ان فاطمة سيدة النساء اهل الجنة والحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة۔ مودۃ القربیٰ مودۃ

12 حدیث 3

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے مجھ کو نہ دیکھا تھا اللہ تعالیٰ سے اجازت لیکر میری ملاقات کو آیا اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھ کو پہنچائیں اور مجھ کو خبر دی کہ فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن او حسین بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

و:- طاہرہ

طاہرہ لفظ "طہر" سے مشتق ہے بمعنی پاکی وطہارت کے ہیں۔ فرہنگ جدید ص 340

طاہر اسمائے الہی میں سے ایک ہے یعنی امثال واضداد اور ممکنات وصفات مخلوقات سے پاک ومنزہ۔

حضرت امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ جناب سیدہ (س) اخلاق ذمیمہ سے پاک و طاہر ہو نے کی وجہ سے طاہرہ

کہلائیں۔ یہاں پر ہم جناب جناب سیدہ (س) کی عصمت وطہارت سے متعلق ایک حدیث مبارکہ نقل کر کے

موضوع سمیٹتے ہیں۔

قال رسول الله: انا وعلى وفاطمة والحسن والحسين وتسعة من ولد الحسين وتسعة من ولد الحسين مطهرون

ومعصومون۔

مودۃ القربیٰ

رسول خدانے فرمایا: میں (محمد)، علی، فاطمہ سلام اللہ علیہا، اور حسن و حسین کے پیداہونے والے نو (ائمہ) پاک و پاکیزہ ہیں۔

٦:-مباركه

مباركه كامعنى سعادت ،خوش بختى اور بركت كے هیں۔ فرهنگ جديد ص25
آپ سلام الله عليها مدينة العلم كى بيٲى ،باب مدينة العلم كى زوجہ اور سيده طاہرہ حضرت خديجہ سلام الله
عليها كى پرورده تھیں۔رسالت كى درخشاں فضائوں ميں آنكھ كھولى ، فضيلت وعصمت وطہارت كے سايوں ميں
تربيت حاصل كى ۔اس لئے جامع كمالات كى مالكة تھیں ۔جس كى بزرگى ميں كسى كوشك ہو سكتا ۔ذريت
ميں عطائے كوثر كى حقيقت تھیں كه قدرت نے سادات عالم كى جدہ امجد بنايا ۔علامہ صدوق نے كمال الدين
ميں لكھا ہے كه توريت ميں جناب سيده كا لقب مباركہ ہے ۔

٧:-صديقہ

صديق كى مونث ہے ۔جس كے معنى بہت سچى اور جس كى عمل اور گفتار ايك جيسا ہے۔ فرهنگ جديد
ص353
جس سے آپ كى عصمت كا ثبوت ملتا ہے لہذا اسى وجہ سے آپ كو معصومہ بهى كه سكتے هیں ۔
اس لقب سے قرآن مجيد ميں الله تعالىٰ نے حضرت مريم سلام الله عليها كو نوازا گيا ہے ۔ صديق مبالغہ كا
صيغہ ہے يعنى نہايت راست گفتار ۔رسول پاڪ صلى الله عليه وآله وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا (س)كو اسى
لقب سے پكا را ہے ۔كيونكه جناب سيده (س) كى پورى زندگى صدق وراستى پر مبنى تھى ۔
حضرت عائشہ كہتى هیں "ميں نے رسول خدا صلى الله عليه وآله وسلم كے بعد جناب سيده زہرا (س)سے زيادہ
راست باز (سچا)كسى كو نہيں ديكا۔
كتاب نورنظر خاتم النبى ص116

٨:-زاكيہ

زاكيہ اور بعض روايتوں ميں زكيہ ہے ۔جس كے معنى چنا ہوا،پاڪ و پاكيہ اور عبادت گزار كے هیں ۔ فرهنگ
جديد ص 222
حضرت امام صادق عليه السلام كى مشہور حديث جو ہم نے شروع ميں ذكر كيا ۔اس ميں زاكيہ ہے جس كى
معنى پاڪ وپاكيہ نفس والى ہے ۔طاہرہ اور زاكيہ ميں فرق يہ ہے كه طاہرہ وہ جسے فطرت نے پاڪ طنيت پيدا كيا
ہو ۔زاكيہ كسى چيز ہے جو كوشش اور مشاہدہ سے اپنے نفس كو پاڪ ركھے۔اگر گناہ صادر ہو اور طلب آمرزش
كرے تو وہ زكيہ ہے ۔
جناب زہرا (س)كو زاكيہ ان كى فطرى پاكبازى كى بنا پر كا گيا ہے كه ہر قسم كى نفسانى برائى ، غضب ، بخل ،
حسد ، كينہ اور كبر و عجب سے پاڪ تھیں۔ان تمام صفات كا نہ ہونا يقينا كمال كى بات ہے ،اس بنا پر آپ كو
طاہرہ كے ساتھ زاكيہ يا زكيہ بهى كا گيا ہے۔

۹:-راضیہ

راضیہ کی لغوی معنی "خوش ہونے والی" فرہنگ عامرہ ص 284
سورہ غاشیہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے -

وجوه یومئذ لسعیہا راضیة فی جنة عالیہ سورة غاشیة 8-9-10

ترجمہ: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہونگے۔ اپنی کاوشوں پر راضی جنت عالیہ میں داخل ہونگے۔ نفس راضیہ روز قیامت عیش مرضیہ میں ہوگا۔ راضیہ وہ جو کہ اللہ رضا سے پوری طرح راضی ہو۔ جناب سیدہ (س) کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "فاطمہ کی رضا میری رضا ہے" کتاب نورنظر خاتم النبیین ص 117

۱۰:-مرضیہ

لغت میں مرضیہ کا معنی ہے "جس پر خوش ہو" فرہنگ عامرہ ص 569
جیسا کہ ان دو نون القاب "راضیہ اور مرضیہ" کے بارے میں روایت موجود ہے کہ

الراضیة و هی رضیت بما اوتیت والمرضیة هی التي رضی عنا کتاب نورنظر خاتم النبیین ص 117

ترجمہ: راضیہ وہ ہے جو رعطا ئے الہی پر راضی ہو اور مرضیہ وہ ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات راضی ہو۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے -

یا ایہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة سورة الفجر آیة 28

اے نفس مطمئنہ رکھنے والے اپنے رب کی طرف مراجعت کرو کہ تم اس سے راضی ہو اور تم اس سے راضی ہو -

۱۱:-محدثہ

لغت میں محدثہ کی معنی "علم حدیث جاننے والے" کی ہے - فرہنگ عامرہ ص 556

امام صادق (س) کہ جناب سیدہ (س) کو محدثہ اس لئے کہتے ہیں کہ فرشتے جناب سیدہ (س) سے بات کیا کرتے تھے جس طرح حضرت مریم (س) سے بات کرتے تھے۔

خاتمہ

کتب سیرت و تاریخ و حدیث میں منقول ان ناموں کے علاوہ جن کا ہم نے ذکر کیا، صاحب موسوعۃ الکبریٰ نے ایک اور روایت جناب سیدہ (س) کے القابات کے حوالے سے اپنے کتاب میں تحریر کیا ہے، ہم قارئین کے استفادہ اور معلومات کے لئے نقل کرتے ہیں۔

واسمہا فی التوراة عادلہ و فی الانجیل مخدومہ و فی حدیث التزویج سماھا اللہ النور و فی کتاب جاما سباب

خورشید جہاں و فی کتاب زند شاہ زنان و فی کتاب ذہر و ہر یہود تاج النساء و فی کتاب البراہمة شمس کبری
و فی کتاب الیونانین بان الملک یحدث مع بنت نبی آخر الزمان کما یتکلم مع ام المسیح
الموسوعة الکبریٰ عن فاطمة الزہرا ج18 ص368

ان کا (جناب سیدہ) کا نام تورات میں عادلہ (عدل کرنے والی) ہے اور انجیل میں مخدومہ ہے اور حدیث تزویج
میں اللہ تعالیٰ نے نور کہا ہے ، اور کتاب جاما سباب میں خورشید جہاں (کائنات کی سورج) اور کتاب زند میں شاہ
زنان کہا ہے ۔ کتاب ذہر و ہر یہود میں تاج النساء (عورتوں کی سر کے تاج) کہا ہے اور کتاب براہمہ میں ان کا لقب
شمس کبریٰ (بڑا سورج) ہے۔ کتاب یونانین میں کہا ہے کہ فرشتے نبی آخر الزمان کی بیٹی سے کلام کرتے تھے
جس طرح حضرت عیسیٰ مسیح نے اپنے والدہ (حضرت مریم سلام اللہ علیہا) سے بات کرتے تھے۔
اس کے علاوہ بھی کتابوں میں جناب سیدہ (س) کی کچھ اور اسماء گرامی ذکر ہوئے ہیں لیکن ان کی تفصیلات
اور وجہ تسمیہ کے حوالے سے محدثین اور مورخین سب خاموش ہیں ، وہ اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔
۱۔ منصورہ ۲۔ الحورا ۳۔ عذرا ۴۔ تقیہ ۵۔ امة اللہ ۶۔ الحرہ ۷۔ حصان ۸۔ حانیہ ۹۔ نوریہ ۱۰۔ مریم کبریٰ وغیرہ ۔
لہذا ان کی تفصیلات دستیاب یہ ہونے کی بنا پر ہم یہاں پر مرزا محمد نظام العلماء نائینی کا منظوم کلام پیش
کرتے ہیں جس میں انہوں نے ان تمام القابات کا بھی ذکر کیا ہے ۔

والقابہا تذکرۃ فی الکتاب کما اتت فی کتب الاصحاح

معصومہ، رضیہ، مرضیہ صدیقہ ، میمونہ ، زکیہ

والبضعة و النبویة بہا قرینة من جملة القابہا

ذات صفات من ابیہا مورثہ والبعض من القابہا محدثہ

والدرة البیضاء والمبارکة سیدة النساء بلا مشارکة

فاطمة الزہراء والعذرا وابنة مختار لها العلیا

نظیرہا فی العالمین لایری سمیت ام الحسنین فی الوری

ام الفضائل وام الخیرة وام الطہار ہی المطہرہ

وام الازہاد بتول زاہرة ام الائمة لها المفاخرة

ام ابیہا قیل من کناہا ولیطلب التحقیق فی معناہا

الموسوعة الکبریٰ عن فاطمة الزہرا ج18 ص347,348

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو جناب سیدہ (س) کی صحیح معنوں میں معرفت ہونے کر ان کی سیرت طیبہ پر
عمل کرنے اور ہم سب کو بروز قیامت جناب زہرا (س) و آل زہرا (ع) کی شفاعت سے فیضاب ہونے کی توفیق عطا
فرمائے۔ (آمین)

منابع

۱۔ قرآن مجید ، ترجمہ : شیخ محسن علی نجفی

- ۲۔ الموسوعة الكبرى عن فاطمة الزهراء، تاليف : اسماعيل انصارى الزنجاني الخوينى 'ناشر : دليل ما قم ايران ،سنة اشاعت ۱۳۸۷ ق
- ۳۔ الدمعة الساكبة فى احوال النبى والعترۃ الطاهره، تاليف : محمد باقر عبدالكريم البهبانى 'ناشر :موسسة الاعلمى بيروت لبنان ،سنة اشاعت ۱۴۰۸ هـ
- ۴۔ نخبة البيان فى تفضيل سيدة النسوان ،تاليف : السيد عبدالرسول الشريعتمدارى 'ناشر:مركزالنشر التابع لمكتب اعلام الاسلامى ايران سن ،سنة اشاعت ۱۴۱۷هـ
- ۵۔ كنزالعمال فى سنن الاقوال والافعال ،تاليف :علامه على متقى ہندى 'ناشر:موسسة الرساله بيروت لبنان ،سنة اشاعت ۱۴۰۵هـ
- ۶۔ فضائل خمسہ من الصاح الستہ ،تاليف :علامہ مرتضیٰ الحسينى فيروز آبادى 'ناشر: موسسة الاعلمى بيروت لبنان،،سنة اشاعت ۱۴۰۲هـ
- ۷۔ سلوا فاطمة عن مصائبها، تاليف :هشام آل قليط 'ناشر: منشورات الفجر بيروت لبنان،سنة اشاعت ۱۴۲۹هـ
- ۸۔ فاطمة الزهراء من المهد الى الحد،تاليف : السيد محمد كاظم القزوينى 'ناشر : مكتبة دار الانصار قم ايران ،سنة اشاعت ۱۴۲۲هـ
- ۹۔ موسوعة سيرة اهل البيت ، تاليف : باقر شريف القریشی ' ناشر : دار المعروف قم ايران ،سنة اشاعت ۱۴۳۰هـ
- ۱۰۔ لسان العرب ، تاليف : علامہ ابن منظور ' ناشر : دارالاحياء التراث العربى بيروت لبنان ،سنة اشاعت ۱۴۰۸هـ
- ۱۱۔ شرح فقه اكبر ،تاليف : ملا على قارى ' ناشر : مطبع مجتبائى دہلى ہندوستان
- ۱۲۔ ينابيع المودة ، تاليف : شيخ سليمان ابن ابراهيم البلغى قندوزى 'ناشر : موسسة الرساله بيروت لبنان
- ۱۳۔ غاية الاجابة فى مناقب القرابة ، تاليف : ڈاکٹر محمد طاہر القادری 'ناشر : منهاج القرآن پبلى کیشنر لاہور پاکستان ،سنة اشاعت ۲۰۰۶ء
- ۱۴۔ المودة القربى ،تاليف : شاه ہمدان امير كبير سيد على ہمدانى 'ترجمہ :آخوند محمد تقى حسینی 'ناشر : جامعہ باب العلم سکردو ،سنة اشاعت ۲۰۱۲ء
- ۱۵۔ انوار زهراء ،تاليف : سيد حسن ابطحي ' ناشر : نشر حازق مشهد مقدس ايران ،سنة اشاعت ۱۳۷۳ق
- ۱۶۔ حیات فاطمہ ،تاليف : سيد جعفر شہیدی ' ناشر : مرکز تحقیقات اسلامی اسلام آباد پاکستان ، سنة اشاعت ۲۰۰۳ء
- ۱۷۔ نور نظر خاتم النبیین ،تاليف : سيد على اكبر رضوى ' ناشر : اداره ترویج علوم اسلامیہ کراچی پاکستان ،سنة اشاعت ۲۰۰۶ء
- ۱۸۔ المنجد ، ناشر: دارالاشاعت کراچی پاکستان،سنة اشاعت ۱۹۹۴ء
- ۱۹۔ فرهنگ عامره ،تاليف : محمد عبدالله خان خويشگی 'ناشر : مقتدره قومى زبان اسلام آباد پاکستان ، سنة اشاعت ۱۹۸۹ء
- ۲۰۔ فرهنگ جديد عربى به فارسى ، تاليف : فواد ام البستاني ، ترجمہ : محمد بندريگى ' ناشر : انتشارات اسلامى تهران ايران ،سنة اشاعت ۱۳۸۳ق
- ۲۱۔ موج ادراك ،مجموعه كلام : محسن نقوى ' ناشر : ماورا پبلى کیشنر لاہور پاکستان،بار پنجم